Lesson 2: Al-A'araaf (Ayaat 26 - 39): Day 9

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَاف کی تفسیر

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ؕ ﴿۲۹﴾

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہر نماز کے وقت سیدھا (قبلے کی طرف) رخ کیا کرو اور خاص اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو۔ اس نے جس طرح تم کو ابتداء میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم پھر پیدا ہو گے (۲۹)

یعنی افراط اور تفریط سے بچ جاؤ۔ عدل اور انصاف کرو۔ نماز کے لئے قبلہ رُخ ہو جاؤ۔

'۔۔ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۔ 'خالص اللہ کی عبادت کرو۔ اُسی کو پکارو۔ اچھے طریقے سے اللہ کی اطاعت کرو۔

سورۃ البقرہ آیت 186 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں (۱۸۶)

یعنی انسان بھی تو اللہ کا حکم مانیں۔

سورۃ البقرہ آیت 208 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے (۲۰۸)

یعنی یہ زندگی تو ختم ہو جائے گی۔ اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔

آپ اپناماضی کو کوئی سادِن یاد کرلیں۔ کوئی خاص موقع یاد کرلیں۔ جب آپ نے اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو باقی لوگوں نے آپ کی تعریف کی۔ جب آپ نے اللہ کی کوئی حد توڑی۔ اور لوگوں میں واہ واہ کروالی، ریاکاری یا نمود و نمائش سے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھا اخلاق یہ ہے کہ اچھے کپڑے پہن کر میک اَپ وغیرہ کر کے ہر میز پر جائیں اور لوگوں سے گپ شپ کریں۔ بھائی صاحب آپ کیسے ہیں؟ انکل آپ کیسے ہیں۔ آنٹی آپ یہ لیں۔ باجی آپ فلاں چیز لیں۔

ہم ایسے مواقع پر اپنے آپ کو اگر لبرل بنا کر پیش کرتے ہیں۔ مِکس گیدرنگز رکھی جاتی ہیں تو ہم کس کو راضی کر رہے ہیں؟

آپ سوچیں کہ اگر آپ نے کئی گھنٹے لگا کر تیاری کی۔ بال بنوائے، قیمتی اور فینسی کپڑے پہنے، میک اَپ کیا یا کروایا۔ (میک اَپ معنی اپنی کمی دُور کی یعنی اپنے آپ کو میک اَپ کروایا)۔ اَب اتنی تیاری کے بعد کتنی جگہوں سے گُزریں؟

اگر آپ کو کوئی توجہ نہ ملی تو محنت ضائع ہو گئی؟

انسانی نفسیات کی بات ہو رہی ہے۔ کہ کتنے لوگ آپ کو پسند کرینگے؟ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ کتنے لوگ آپ سے متاثر ہونگے۔ کتنے لوگ آپ کو توجہ دینگے۔

اگر تو آپ صرف خواتین کی محفل میں گئیں تو کتنی عورتیں دِل سے آپ کو دیکھ کر خوش ہونگی؟ تعریف تو شائد کوئی کر ہی دے لیکن دِل سے کون خوش ہو گا اور کتنی عورتیں حسد کرینگی اور بُری نظر

ڈالیں گیں کہ آج یہ بڑی جوان لگ رہی ہے۔ بڑی حسین لگ رہی ہے۔ یا پھر جیسا سوٹ آپ نے پہنا ہوُا ہے ویسا ہی دو لوگوں نے اور بھی پہنا ہوُا ہو تو کیسا محسوس کرینگی ؟

آپ کی تو سب اُمیدوں پر پانی پھر گیا نا؟

اَب صحیح طریقہ تو یہ ہے کہ کسی نے آپ کو اچھا پہنا اوڑھا دیکھا تو دُعا دی۔ تو کیسا سکون ملے گا اور اچھا محسوس ہو گا۔ لیکن زیادہ تر تو تعریف ہی کرتے ہیں وہ بھی صرف اوپر سے۔ کم لوگ ہی دعا دیتے ہیں۔

اَب دوسری طرف اگر آپ مرد اور عورتوں والی محفل یا شادی میں ہیں۔ جہاں مردوں نے آپ کو دیکھ کر کیا سوچا ہو گا؟ عورت تو چلیں تعریف کر دیتی ہے۔ مرد کیا کہتے ہونگے ؟

آپ کو کچھ نہیں کہے گا لیکن بیوی سے لڑائی کرے گا۔ کہ فلاں کی بیوی کو دیکھو کیسی تیاری کرتی ہے۔ کیسا میک اَپ کرتی ہے۔ حیرت تو مجھے اُن مردوں پر ہے جو بیویوں کو تیار کروا کے محفلوں میں لے جاتے ہیں کہ میری بیوی کی طرف دیکھو۔ کیا کوئی بیچنے یا خریدنے والی چیز ہے یا کوئی نمائش کی چیز ہے یا سجاوٹ کی چیز ہے ؟

زیادہ تر تو محفلوں میں ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں کہ ہم نے آپ کی تعریف کی آپ اَب ہماری تعریف کریں۔

اسلام کیا کہتا ہے کہ وہاں ظاہر کرو جہاں کوئی فائدہ ہو۔ مثال شوہر کو دِکھاؤ۔ وہ خوش ہو گا۔ دِل سے تعریف کرے گا۔ آپس میں کشش محسوس ہو گی۔

اگر ایک عورت اپنی ساری خوبصورتی کو ایک مرد کے لئے خالص کر کے رکھتی ہے تو اُس کو فائدہ ہو گا۔ دِل کو تسلی بھی ہو گی۔

لیکن اگر اُس کے مخالف کام کیا تو جذبات اُبھار دیئے لیکن پہنچ سے دُور ہیں تو معاشرے میں کیسے فساد پھیلے گا۔

یا پھر بعض عورتیں باہر والوں پر تو بجلی گراتی پھریں لیکن گھر میں نہ تو منہ ہاتھ دھوئیں اور نہ ہی کپڑے بدلیں تو مرد اور عورت میں کیسے تعلقات ہونگے؟

یا پھر گھر میں قرآن کا درس کروانا ہے تو مرد کو گھر سے نکال دیں کہ میری سہیلیاں آرہی ہیں۔ یا ہم نے قرآن پڑھنا اور سمجھنا ہے آپ گھر سے باہر جائیں۔ وہ کیسا محسوس کرے گا؟

اپنے مردوں کو پیار محبت سے سمجھائیں۔ عورتوں میں بھی اپنے لباس کا خیال رکھیں۔ نمائش سے بچیں۔

- آرائش: اچھے کپڑے پہن سکتی ہیں۔ تکبر اور غرور نہ کریں۔
- زیبائش: اپنے آپ کو سجائیں۔۔ میک اَپ، زیورات وغیرہ
- نمائش: یہ جائز نہیں۔ اپنے آپ کو کچھ خاص نہ سمجھیں۔ اِٹھلاتی نہ پھریں۔

اگر کوئی انسان کچھ اچھا پہنتا ہے تو آنکھوں کو بھلا لگتا ہے۔ دیکھنے والوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ خوبصورت منظر سے تسکین ملتی ہے۔ اگر میں حسین بھی لگ رہی ہوں۔ تو مجھے خود کو کیا فائدہ۔ نظر تو میں آپ کو آرہی ہوں۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے اچھا منظر یا حسین چہرہ ہے۔ آپ کا فائدہ ہو رہا ہے۔ مجھے تو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔

ایک خیال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو پہنے وہ اپنے لئے نہ پہنے۔ اگر آپ صاف ستھری ہیں تو بچوں اور شوہر پر اچھا اثر پڑے گا۔

فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنالیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں (۳۰)

دین کے نام پر بے حیائی کرنے والے پر گمراہی ثابت ہو چکی ہے۔

اللہ کا فیصلہ دیکھیں کہ خوش تو شیطان کو کرتے ہیں لیکن نام اللہ کا لگاتے ہیں۔ غلط کام کر کے اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے ہیں۔

مشرکین ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے ہم پیدا ہوئے ہیں اسی حالت میں طواف کریں گے۔ عورتیں بھی آگے کوئی چمڑے کا ٹکڑا یا کوئی چیز رکھ لیتی تھیں اور وہ کہتے تھے کہ یہ کپڑے جنہیں پہن کر اللہ کی نافرمانیاں کی ہیں، اس قابل نہیں رہے کہ انہیں پہنے ہوئے طواف کر سکیں۔

یہ ہے خود ساختہ معیار۔ کہ اپنی مرضی سے کچھ بھی رواج بنالیں۔

آگے ہے زینت کا اَصل معیار؛

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تیئں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۳۱)

جب عبادت کرو۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھا کرو۔ یعنی پچھلی آیات میں لباس کا حکم تمام نسلِ انسانی۔ آدم کی اولاد کو سب کو یہی حکم دیا گیا ہے۔

'۔ ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزّین کیا کرو۔' اَب آیت 31 میں نماز کے وقت کے لئے خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔

اللہ کے نبیؐ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بال بکھرے اور پراگندہ حالت میں تھا۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ کیا اس کے پاس کنگھا نہیں کہ بال ہی بنالیتا۔ کسی کے کپڑے اچھے نہیں تھے تو فرمایا کہ کیا اس کے پاس اچھے کپڑے نہیں کہ وہی پہن لیتا۔

نبیؐ کا اپنا عمل بھی ایسا ہی تھا۔ وہ صاف ستھرے رہتے تھے۔ جو سچے دین دار ہوتے ہیں اُن کی نظر میں دین کی قدر ہوتی ہے۔

وہ سارا اہتمام دین کے لئے کرتے ہیں۔ وہ آرائش اور زیبائش تو کرتے ہیں لیکن نمائش نہیں کرتے۔

آپ صحابہ کرامؓ اور آئمہ کرامؒ کی م زندگی کی مثالیں دیکھ لیں۔ وہ مسجد جانے سے پہلے خاص طور پر اہتمام کرتے تھے۔

امام مالکؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک دَور میں وہ روزانہ لباس تبدیل کرتے تھے۔ وہی ایک لباس کو دوبارہ نہیں پہنتے تھے۔ امام مالکؒ کا اخلاق بہترین تھا۔ ہر ایک مختلف طریقے کا متقی ہے۔ کسی کی عبادات بہترین ہیں اور کسی کے اخلاق۔

یعنی وہ سب لوگ خوبصورت پھولوں کی طرح ہیں۔ ہر ایک کے رنگ فرق ہیں۔

امام مالکؒ سے دُور دُور سے لوگ علم حاصل کرنے آتے تھے۔

مثال: ایک شخص اُن سے کچھ پوچھنے کے لئے آیا۔ اُس نے چالیس سوال پوچھے۔ ہر سوال کے جواب میں امام مالکؒ نے فرمایا 'لا ادری' یعنی اگر کوئی بات معلوم نہیں تو کہہ دیں۔ رِسک نہ لیں غلط بات نہ بتائیں۔

تو لوگ دُور دُور سے اُن کے پاس آتے اور تحفے لے کر آتے۔ وہ ہر ایک کا دیا ہوُا تحفہ، لباس پہن لیتے۔ وہ تحفہ دینے والا بھی خوش ہو جاتا۔ پھر کسی اور کو تحفہ دے دیتے۔

ہم کیا کرتے ہیں کہ بازاروں میں پھر کر وقت ضائع کرتے ہیں۔ کہاں کہاں پھر کر ایک جوڑا بناتے ہیں۔

لیکن جب آپ کپڑوں اور دُنیاداری کے پیچھے نہیں بھاگیں گے تو آپ کو خود ہی کچھ نہ کچھ مل جائے گا۔ کپڑوں پر وقت ضائع نہ کریں۔ جس چیز کے پیچھے آپ بھاگیں گے اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

حدیث کا خلاصہ: کہ جب انسان دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اُس کے آگے ہوتی ہے۔ جب انسان دُنیا کو پیچھے ڈالتا ہے تو دُنیا پیچھے رہتی ہے۔

مثال جیسے کبھی تتلی خود ہی پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

آپ سوٹوں کی حرص چھوڑ کر تو دیکھیں۔ اللہ آپ کے لئے بہترین لباس کا انتظام کر دے گا۔

کیسے لباس پہنیں؟ اچھے لباس پہنیں۔ لیکن اسراف نہ کریں۔ اپنی حیثیت کے مطابق پہنیں۔

خرچ کریں لیکن بے جا پیسہ ضائع نہ کریں۔ اپنی حیثیت دیکھیں۔ قرضے لے کر گھر کے ضروری اخراجات کو چھوڑ کر کپڑوں پر پیسہ ضائع نہ کریں۔ اگر آپ کے پاس ایک لاکھ ہے تو ہزار کا سوٹ بھی پہن سکتی ہیں۔ لیکن اگر بچے کی فیس بھی نہیں ہے تو پھر ہزار کا سوٹ کیسے بنا سکتی ہیں؟

اللہ کے نبیؐ نے ایک ہزار درہم / دینار والی چادر بھی ایک دفعہ پہنی کے اُمّت کے لئے حلال ہو جائے۔

کہ اُمّتی بھی مہنگے کپڑے پہن سکیں۔

امام ابو حنیفہؒ نے ایک دفعہ چار سو اشرفیوں والا لباس پہنا۔ قیمتی سونے کے برابر جیسا لباس۔ ایسا لباس پہن کر مسندِ علم پر بیٹھنا کیسا فضیلت والا کام ہے۔

لیکن ہاتھ میں موسیقی کے آلات پکڑ کر ناچنا اور گانا برابر نہیں ہو سکتے۔

ویلیو دیں۔ یہ دیکھیں کہ اہمیت کس بات کی ہے۔

امام مالکؒ سے جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ روزانہ نیا لباس پہنتے ہیں تو انہوں نے فرمایا اللہ کے نبیﷺ کی محفل کے وقار کے لئے ایسا کرتا ہوں۔ علم کو عزّت دیتا ہوں۔

مثال جیسے ہم مہمان جائیں تو صاف سُتھرا ہو کر جاتے ہیں۔ یا کوئی مہمان آئے تو اچھا کھانا بناتے ہیں۔ اس طرح ہم دوسرے کو عزّت دیتے ہیں۔

لباس کے معاملے میں تین چیزوں سے بچیں۔

1) ریاکاری۔ دوسروں کے لئے نہیں پہننا۔ نمائش نہیں کرنی۔ اللہ کی نعمت سمجھ کر استعمال کریں

2) اسراف سے بچنا ہے۔ بے حد قیمتی لباس نہ بنائیں جس سے پیسہ ضائع ہو۔

3) بے حیائی والا لباس نہیں پہننا۔

اپنی کپڑوں والی الماری کے باہر لکھ کر لگالیں۔

گھر کے گندے صفائی والے کپڑوں میں نماز نہ پڑھیں۔ اُس سے خشوع ختم ہو جاتا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جسم سے بُو آرہی ہے اور نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ بلکہ گھر کی صفائی کریں۔ جو نہی ظہر کا وقت ہو

جائے جلدی سے غسل کریں۔ اور پھر خشوع و خضوع سے نماز اَدا کریں۔ اسی لئے کچّے لہسن پیاز کھا کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے کہ منہ سے بُو نہ آئے۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

لباس شخصیت کا غماز ہوتا ہے۔ قیمتی لباس نہ بھی ہو لیکن صاف ستھرا اور مہذب لباس پہنیں۔ سلیقے سے پہنیں۔

بعض لوگ بہت رَکھ رکھاؤ سے رہتے ہیں۔

لباس آرام دہ ہونا چاہئیے۔ کڑھائی وغیرہ کرواسکتے ہیں۔ موتی لگا سکتے ہیں۔ رنگین کپڑے پہن سکتے ہیں۔

وہ کیا کہتے ہیں کہ وجودِ زن سے ہے کائنات میں رنگ۔

لباس کو اللہ تعالیٰ کی نعمت کے طور پر استعمال کریں۔ لیکن اگر دِل نہیں کرتا تو اُس کی بھی حدیث ملتی ہے۔

کہ سادگی / عاجزی دین کا حصّہ ہے۔

کچھ لوگ بہت سُست ہوتے ہیں۔ کپڑے ہی نہیں بدلتے۔

اللہ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں دوسروں سے بے نیاز کر کے اپنا نیاز مند کر لے۔ آمین۔

پھر فرمایا گیا: '۔۔۔اور کھاؤ اور پیؤ اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (۳۱)۔'

یعنی کل والے سبق میں تھا کہ آدم اور حوا نے کچھ ایسا کھا لیا تھا کہ جس سے لباس اُتر گیا۔ آج کے سبق میں ہے کہ کھاؤ پیؤ لیکن اسراف نہ کرو۔

یعنی دُنیا کی چیزیں انسان کے لئے بنائی گئی ہیں لیکن اسراف نہ کرو۔ ضائع نہ کرو۔

حدیث میں ہے : کھاؤپیو، پہنو اوڑھو لیکن صدقہ بھی کرتے رہو اور تکبر اور اسراف سے بچتے رہو۔ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے جسم پر دیکھے۔ مسند احمد

ایک دفعہ تین لوگ اللہ کے نبیؐ کے پاس آئے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔ ایک نے کہا میں راتوں کو عبادت میں گزاروں گا۔ ایک نے کہا کہ بیوی سے تعلق نہیں رکھوں گا۔ ابو ہریرہؓ بھی پاس تھے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی۔ رات کا کچھ حصّہ عبادت کرتا ہوں۔ شادی بھی کی ہے۔ جس نے میری عبادت کو کم سمجھا اُس نے زیادتی کی۔ یعنی خلاصہ یہ ہے کہ کھاؤ پیئو اور کمی یا زیادتی نہ کرو۔

اسراف و تبزیر نہ کرو۔

اگر ہم یہ سوچ لیں کہ اللہ کے دین پر زندگی گزارنی ہے۔ یہ اِرادہ کر لیں کہ میری زندگی، میری عبادت، میری قربانی اور میری موت اللہ کے لئے ہے تو اللہ کے حکم سے اُس کا ہر کام عبادت ہے۔

اسراف سے خود کو بچائیں۔ اگلی آیت میں اللہ کی ڈانٹ ہے۔